99469-گمراہ قسم کے داعی حضرات کی تقاریر سننے سے بیوی کو روکنا

سوال

میں نے ایک دینی التزام کرنے والی لڑکی سے رشتہ طے کیا، جن دینی امور کا وہ علم رکھتی ہے وہ اس پر عمل کرتی ہے، لیکن مشکل یہ ہے کہ کئی امور سے جاہل ہے، اور جن علماء کرام یا داعی حضرات کی تقاریر سننا چاہتی ہے وہ گمراہ قسم کے لوگ ہیں، یا پھر فضائی چینل میں آنے والے ہیں، ان کے بارہ میں اکثر علماء کرام نے کلام کرتے ہوئے ان کو نہ سننے کا کہا ہے.

اور ان میں کچھ علماء بھی ہیں، لیکن وہ گورنمنٹ کی پسند کے فتوی جاری کرتے ہیں، بعض اوقات وہ کہتے ہیں: عورت قاضی اور امیر بن سکتی ہے، اور بعض اوقات اہل سنت پر حملہ آور ہوتے ہیں، تو میں بیوی سے کہتا ہوں میں اسے اس بدعتی شخص یا غیر عالم دین کی تقاریر سننے کی اجازت نہیں دے سکتا، کیونکہ اللہ کے سامنے جوابدہ ہوں.

لیکن وہ اسے میری جانب سے ایک قسم کا حکم خیال کرتی ہے کہ میں اس پر اعتماد نہیں کرتا، حالانکہ اس کے خیال کے مطابق وہ صحیح اور غلط میں تمیز کر سکتی ہے، اور جنہیں وہ سننا چاہتی ہے وہ اچھی باتیں بھی کرتے ہیں، مجھے یہ بتائیں کہ آیا میں غلطی پر ہوں؟

یا کہ میں جو نگرانی کرنا چاہتا ہوں بالفعل میرا حق اور مجھ پر واجب ہے؟

پسندیدہ جواب

آدمی کو اپنی بیوی کی اصلاح کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور وہ اسے حسب استطاعت اللہ تعالی کے فرائض کی ادائیگی کی ترغیب دلائے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچالو}. التحریم (6).

علامہ ابو بکر الجصاص رحمہ اللہ اس کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یہ اس کی دلیل ہے کہ ہم پر اپنی اولاد اور اہل و عیال کی تعلیم دینا فرض ہے کہ انہیں خیر و بھلائی اور دین کے ساتھ ساتھ ان آداب کی تعلیم دی جائے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے"

اور اس کی شاہد یہ حدیث بھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم سب نگران اور ذمہ دار ہو، اور ہر کوئی اپنی رعایا کا جوابدہ ہوگا"

یہ معلوم ہے کہ جس طرح حاکم اور نگران و راعی پر ضروری ہے کہ وہ اپنی رعایا کی حفاظت کرے، اور ان کی مصلحت تلاش کرے اسی طرح ان کی تعلیم و تربیت بھی کرنا ضروری ہے"
انتہی مختصرا

دیکھیں: احکام القرآن (697/3).

اور علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"قتادہ رحمہ اللہ کا قول ہے : انہیں وہ اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم دے، اورانہیں اللہ سبحانہ وتعالی کی معصیت ونافرمانی سے روک کر رکھے، اوران پر اللہ سبحانہ وتعالی کے اوامر نافذ کرے، اورانہیں اللہ کے احکام ماننے کا کہے، اوراس سلسلہ میں ان کا تعاون کرے.

لہذا جب دیکھے کہ اللہ کی معصت ونافرمان کررہے ہیں توانہیں ایسا کرنے سے روکے اورڈانٹے" انتہی

اس لیے اگراس سائل نے اس عورت سے نکاح کرلیا ہے تووہ اس کی بیوی بن چکی ہے، اس لیے اسے اس کی تعلیم وتربیت کی کوشش کرنا ہوگی، اوراسے اس کے دینی معاملات سکھانا ہونگے، اس میں وہ اس کا ممدومعاون ثابت ہو، لیکن نرمی وپیار کے طریقہ سے، کیونکہ نرمی کے ساتھ ہی اس طرح کا مقصد پورا ہوسکتا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب اللہ تعالی کسی گھر والوں کے لیے خیر وبھلائی کا ارادہ کرتا ہے توان میں نرمی داخل کردیتا ہے"

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے مسند احمد میں روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (219/3) میں صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کو ہر اس کام سے روکے جو اس کے دین ودنیا کے لیے نقصان وضرر کا باعث ہو اور گمراہ قسم کے افراد گمراہی کی دعوت دیتے ہوں توان کے دروس اور تقاریر نہ سننے دے، ثقہ اور قابل اعتماد اہل علم نے ایسے افراد سے بچ کر رہنے کی تلقین کی ہے.

یہ اس صورت میں ہے جب حق وباطل میں وہ تمیز نہ کرسکتی ہو، لیکن اگر وہ حق پہچانتی ہے اوران گمراہ قسم کے افراد سے متاثر ہونے کا کوئی خدشہ نہیں توپھر ان کے دروس اور تقاریر سننے میں کوئی حرج نہیں، تا کہ حق لے لیا جائے اور گمراہی اور غلط افکار کورد کرکے چھوڑ دیا جائے.

یہ سب کچھ اس بدعات میں ہوگا جن کا اہل علم نے انکار کیا ہے، اور جس سے بچنے کا کہا ہے، لیکن ان اختلافی مسائل میں جن میں اجتہاد جائز ہے اوراس میں علماء کرام کے نظریات اوراقوال مختلف ہیں اس میں اگر کوئی عامی شخص کسی ایک عالم دین کی بات دلیل کے ساتھ مان کر عمل کرتا ہے تواس پر کوئی حرج نہیں ہوگا.

خلاصہ یہ ہوا کہ :

ہمارے سائل بھائی آپ کو ہر قسم کی گمراہی اور خواہشات سے اپنی بیوی کی حفاظت کرنا ہوگی، لیکن اس میں آپ کو نرمی برتنی چاہیے، اور آپ اسے اس پر مطمئن کرنے کی کوشش کرنا ہوگی کہ باطل کو لوگ اس وقت قبول کرتے ہیں جب ان پر حق وباطل مختلط ہو کر معاملہ میں التباس پیدا ہوجائے.

کیونکہ جب آپ کی بیوی کو یہ سمجھ آجائیگی توان شاء اللہ وہ مطمئن بھی ہوجائیگی، پھر آپ ان گمراہ مبلغین کے بدلے میں اسے صحیح اور قابل اعتماد اہل علم کے دروس اور تقاریر لا کردیں، جو اچھی کلام اور طرز عمل سے لوگوں کے دل موہ لیتے ہیں، اور الحمد للہ اس طرح کے افراد بہت پائے جاتے ہیں.

اللہ تعالی آپ اور ہمیں ایسے اعمال کرنے کی توفیق سے نوازے جنہیں اللہ پسند کرتا اور جن سے راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم.